سوال

(651) عورتوں کا اپنے مطالبات میں شوہروں پر بوجھ ڈالنا

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

بہت سی عورتیں اپنے مطالبات میں شوہروں پر بہت بوجھ ڈال دیتی ہیں حتیٰ کہ اسے اس غرض کے لیے قرض کا زیر بار ہونا پڑتا ہے۔ اور بہت سی عورتیں اس بارے میں لاپروائی سے کہہ دیتی ہیں کہ یہ تو ہمارا حق ہے۔ کیا ان کی یہ بات صحیح ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

سوچ اور عمل کا یہ انداز بہت برا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

لِيُنفِق ذو سَعَةٍ مِن سَعَتِهِ وَمَن قُدِرَ عَلَيهِ رِزقُهُ فَليُنفِق مِمّا ءاتىٰهُ اللَّهُ لا يُكَلِّفُ اللَّهُ نَفسًا إِلّا ما ءاتىٰها ... سورة الطلاق ٧

''چاہئے کہ وسعت والا اپنی وسعت سے خرچ کرے اور جس کا رزق تنگ ہو وہ اسی میں سے خرچ کرے جو اللہ نے اس کو دیا ہو۔ اللہ تعالیٰ کسی جان کو اتنا ہی مکلف کرتا ہے جتنا اس نے اس کو دے رکھا ہو۔''

تو کسی خاتون کے لیے حلال نہیں ہے کہ اپنے شوہر سے اس کی وسعت سے زیادہ کا مطالبہ کرے، بلکہ اگر وہ طاقت رکھتا ہو تب بھی اسے اتنا ہی مطالبہ کرنا حلال ہے جو عرف کے مطابق ہو۔ اللہ عزوجل کا فرمان ہے:

وَعاشِروهُنَّ بِالمَعروفِ ... سورة النساء ١٩

''ان عورتوں کے ساتھ معروف (اور بھلے طریقے) کے ساتھ زندگی گزارو۔''

اور فرمایا:

وَعاشِروهُنَّ بِالمَعروفِ ... سورة النساء ١٩

''اوران عورتوں کے استحقاقات بھی اس کی مثل ہیں جو معروف انداز میں ان کے واجبات اور فرائض ہیں۔''

اور شوہروں کےلیے بھی حلال نہیں ہے کہ خرچ اخراجات کے سلسلے میں معروف اور واجب سے بخیل بن جائیں۔ کیونکہ بعض شوہروں کو دیکھا گیا ہے کہ از حد بخیلی کی وجہ سے وہ لازمی اخراجات سے بھی کنارہ کش رہتے ہیں، تو اس صورت میں عورت کو اجازت ہے کہ اس کے مال سے خواہ بغیر بتائے بھی لینا پڑے تو لے سکتی ہے (مگر معروف اور جائز حد تک)۔ ہند بنت عتبہ رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اپنے شوہر ابوسفیان رضی اللہ عنہ کی شکایت کی کہ وہ ایک بخیل آدمی ہیں، مجھے اتنا خرچ نہیں دیتے ہیں جو میرے اور بچوں کےلیے کافی ہو، تو آپ علیہ السلام نے فرمایا:

خذی مایکفیک من مالہ ویکفی بنیک بالمعروف

''تو اس کے مال سے اس قدر لے لیا کرو جو تجھے اور تیرے بچوں کو معروف انداز میں کافی ہو۔'' (صحیح بخاری، کتاب النفقات، باب اذالم ینفق الرجل فللمراۃان تاخذ بغیر مایکفیھا وولدھا، حدیث:5049 وصحیح مسلم، کتاب الاقضیۃ، باب قضیۃ ھند، حدیث:1714 وسنن ابی داود، کتاب الاجارۃ، باب فی الرجل باخذ حقہ من تحت یدہ، حدیث:3532 وسنن النسائی، کتاب آداب القضاۃ، باب قضاء الحاکم علی الغائب اذاعرفہ، حدیث:5420) فتویٰ میں ذکر کیے گئے الفاظ صحیح مسلم کی روایت کے الفاظ کے زیادہ قریب ہیں تاہم یہ روایت دوسری کتب احادیث میں الفاظ کے معمولی فرق کے ساتھ متعدد مقامات پر مروی ہے۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

احکام و مسائل، خواتین کا انسائیکلوپیڈیا

صفحہ نمبر 459

محدث فتویٰ